8857- مہینے میں تین سے زیادہ روزے رکھنا

سوال

میں نے ایک حدیث پڑھی جس میں یہ ذکر کیا گیا تھا کہ مہینہ میں تین سے زیادہ روزے رکھنے جائز نہیں یا یہ کہ ہم داؤد علیہ السلام کے روزوں کی طرح روزے رکھیں لیکن بعد میں میں نے کئی ایک قصے پڑھے کہ صحابہ اکرام رضی اللہ تعالی عنہم اپنے گناہوں کے عوض میں کس طرح روزے رکھا کرتے تھے تو کیا یہ جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

آپ مہینے میں تین سے زیادہ روزے رکھنے کے عدم جواز میں جو کچھ پڑھا ہے وہ صحیح نہیں یا یہ کہ آپ داؤد علیہ السلام کے روزوں کی طرح روزے نہیں رکھ سکتے یہ بھی صحیح نہیں ہے بلکہ اس کے متعلق معاملہ بہت وسیع ہے آپ کے لئے یہ جائز ہے کہ آپ تین یا اس سے زیادہ بھی روزے رکھ سکتے ہیں اس موضوع کے متعلق چند ایک احادیث ذکر کی جاتی ہیں :

1 ۔ ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے روزوں کے متعلق سوال کیا گیا تو وہ غضبناک ہو گئے ، عمر رضی اللہ تعالی کہنے لگے ہم اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اور ہماری بیعت کے بیعت ہونے پر راضی ہو گئے ۔

لھذا راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سارے سال کے روزوں کے متعلق سوال کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا : کہ نہ تو اس نے روزے رکھے اور نہ ہی اس نے افطار کیے ۔ یا یہ کہا کہ نہ اس کا روزہ ہے اور نہ افطار ۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ سے دو دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب : اس کی طاقت کون رکھتا ہے ؟ راوی کہتے ہیں کہ آپ سے ایک دن روزہ اور دو دن افطار کرنے کا پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا : کاش کہ اللہ تعالی ہمیں اس کی طاقت دے ، راوی کہتے ہیں کہ آپ سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا : یہ تو میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے ۔

راوی کہتا ہے کہ آپ سے سوموار کے دن کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا :

یہ وہ دن ہے جس دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھے مبعوث کیا گیا ۔ یا مجھ پر وحی نازل کی گئی ۔

راوی کہتا ہے کہ آپ نے فرمایا : ہر مہینہ میں تین اور رمضان سے لیکر رمضان تک روزے یہ سارا سال کے روزے ہیں ۔

راوی کہتا ہے کہ آپ سے یوم عرفہ کے روزے کا پوچھا گیا تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا : یہ پچھلے اور آئندہ ایک سال کا کفارہ بن جاتا ہے ۔

راوی کہتا ہے کہ آپ سے یوم عاشوراء کے روزے کے بارہ میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ پچھلے ایک سال کا کفارہ بنتا ہے ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر ۔ (1162)

تو اس حدیث میں روزے رکھنے کی واضح طور پر ترغیب دی گئی ہے چاہے وہ سال میں ایک دن یا دو دن ہو یا پھر ہفتہ میں ایک دن یا مہینہ میں تین دن یا ایک روزہ اور دو دن افطار یا اس کے برعکس یا پھر ایک دن روزہ اور ایک دن افطار اس مسئلہ میں وسعت ہے ۔

2 ۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس نے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا کہ اس نے سارا سال ہی روزے رکھے ہوں)

صحیح مسلم حدیث نمبر۔(1164)

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سائل نے جو کچھ پڑھا ہے وہ غلط ہے اور صحیح نہیں تو اس حدیث میں صرف ایک مہینہ میں چھ روزوں کی ترغیب دی گئی ہے۔

3۔ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنا شروع کر دیتے تو ہم کہتے کہ اب آپ نہیں چھوڑیں گے اور جب روزے افطار کرتے اور نہ رکھتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ روزے رکھیں گے ہی نہیں، میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے سوا کسی مہینے کے مکمل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے شعبان کے علاوہ کسی مہینہ میں سب سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر۔(1868) صحیح مسلم حدیث نمبر۔(1156)

تو یہ حدیث کسی معین ایام اور عدد کی عدم تحدید میں واضح دلیل ہے۔

واللہ اعلم.